مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری

پردہ کیوں

دین و دانش

زمانہ جوں جوں آگے بڑھ رہا ہے اور نئی تہذیب کے رسم و رواج جیسے جیسے ہمارے اندر رواج پا رہے ہیں، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صد فیصد اپنی حقانیت ثابت کرتا جا رہا ہے کہ

ماترکت فتنة بعدی اضرعلی الرجال من النساء

میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ کوئی اور فتنہ نقصان دہ نہیں چھوڑا۔

عورتوں کی آزادی اور مساوات کے بظاہر خوشنما عنوان سے بے حیائی، فحاشی اور عریانیت کا جو وحشیانہ مظاہرہ آج ہماری تہذیب و ثقافت کا جز بن چکا ہے۔ وہ اس عظیم فتنہ کی فتنہ سامانی بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔ بازاروں سے لیکر عبادت گاہوں تک، کالجوں سے لے کر گھر کی چہار دیواریوں تک، دفاتر سے لیکر تفریح گاہوں تک حتی کہ سفر میں حضر میں، اجتماعی زندگی میں انفرادی رہن سہن میں، چھوٹوں کی مجلس میں، بڑوں کی محفلوں میں، الغرض ہر جگہ مرد و عورت کے اختلاط اور میل جول نے فضاؤں کو متعفن اور بدبودار اور معاشرہ کو گندا اور داغدار بنا رکھا ہے۔

خود غرض نئے معاشرہ کی نظر میں عورت کی جنس صرف اغراض فاسدہ کی تکمیل اور تجارتی سامانوں کی تشہیر کا ذریعہ ہے۔ وہ ہر جگہ عورت کو اسی نظر سے دیکھتا ہے ایسے لباس ایجاد کئے جاتے ہیں جو ستر پوشی نہیں ستر فاشی کرتے ہیں۔ ایسے اسباب زینت مہیا کرائے جاتے ہیں جو زینت نہیں زحمت بلکہ فطری بناوٹ کو بدلنے کا ذریعہ ہیں۔ پھر تجارتی اشتہارات، اخبارات کے کالموں، تھیٹروں اور سینما ہالوں میں عورت کی جو درگت بنتی ہے اور جسطرح صنف نازک کا استحصال کیا جاتا ہے وہ اس مذموم معاشرہ کی ہوس پرستی اور خود غرضی کی کھلی ہوئی نشانی ہے اور طرہ یہ ہے کہ اس معاشرہ کی عورتیں بھی اپنے استحصال کو حقیقی آزادی اور مذہبی روک ٹوک کو قید و بند سمجھتی ہیں۔ لعنت ہے ایسی آزادی پر جو عزت کو پامال کردے۔ تف ہے ایسی مساوات پر جو حقیقی ذمہ داریوں سے غافل کر دے اور ہزار بار پناہ ہے ایسی خود غرضی سے جسکی بنا پر انسان اپنے مقصد تخلیق کو بھلا بیٹھے۔

اسلام نے فحاشی اور بدکاری کو روکنے کیلئے اپنے ماننے والوں کو واضح احکامات دیئے ہیں جو اس کے دین فطرت ہونے کے پوری طرح لائق اور صنف نازک کی طبیعت کے عین مطابق ہیں۔ دین اور شریعت کی نظر میں اس سلسلہ کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ "زناکاری معاشرہ کا بدترین اور گھناؤنا جرم ہے" ارشاد خداوندی ہے۔

لاتقربو الزنا انہ کان فاحشة (بنی اسرائیل)

زنا کے قریب مت جاؤ وہ بے حیائی ہے۔

پھر اسلام اس جرم کو روکنے کے لئے صرف زبانی جمع خرچ ہی نہیں کرتا بلکہ عملی طور پر بھی اسلام کا قانون

"انسداد بدکاری" نہایت مکمل موثر اور بے لچک ہے۔ مثلاً

(الف) اسلام نے زنا کی سزا (شادی شدہ کے لئے سنگساری اور غیر شادی شدہ کیلئے سو کوڑے) اتنی عبرتناک مقرر کی ہے کہ اسکے باقاعدہ نافذ ہونے کی صورت میں معاشرہ میں بدکاری کے رجحانات ہرگز پنپ نہیں سکتے۔ یہ صرف سزا ہی نہیں بلکہ اصلاح معاشرہ کی بہترین ترکیب ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے زانیوں کو سزا دیتے وقت یہ ہدایت دی ہے۔

وليشهد عذابهما طائفة من المومنين(نور ۲)

اور دیکھیں ان کا مارنا کچھ لوگ مسلمان

تا کہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو اور ان کے دلوں میں اس جرم کی شقاوت بیٹھ جائے۔

(ب) بدکاری پر بند لگانے کے لئے اسلام اجنبی عورتوں مردوں کے اختلاط کو حتیٰ کہ ایک دوسرے کو نظر بھر دیکھنے سے بھی منع کرتا ہے۔ تا کہ انتہائی جرم تک رسائی کا موقع ہی نہ مل سکے۔ ارشاد فرمایا گیا:

قل للمومنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم(سوره نور آيت ۳۰)

کہدے ایمان والوں کو کہ نیچی رکھیں اپنی نگاہیں اور تھامے رہیں اپنے ستر کو اس میں خوب ستھرائی ہے انکے لئے۔

وقل للمومنت يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن (نور آيت ۳۱)

اور کہدے ایمان والیوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں اپنے ستر کو۔

اسی طرح عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ پوری طرح پردہ میں رہیں اور اپنا کوئی عضو ظاہر نہ کریں، سورہ احزاب میں ارشاد ایزدی ہے۔

يايهاالنبى قل لازواجك وبنتك ونساء المومنين يدنين عليهن من جلابيبهن (احزاب ۵۹)

اے نبی کہدے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو نیچے لٹکالیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مسجد سے نکل رہے تھے عام نمازی بھی ساتھ تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی نکلتے وقت جلدی کرنے میں دونوں خلط ملط ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا:

استاخرن فانه ليس لكن ان تحققن الطريق عليكن مجافات الطريق

ٹھہر جاؤ تمہیں راستہ بھر کر چلنے کا حق نہیں ہے تم کنارے چلا کرو۔

راوی کہتا ہے کہ آپ کے اس ارشاد کے بعد عورتیں راستہ میں اس طرح دیوار سے چپک کر چلتی تھیں کہ کبھی کبھی انکا کپڑا دیوار میں الجھ جاتا تھا (مظاہر حق ص ۷۲/۲)

الغرض اسلام کسی بھی صورت میں اجنبی مرد و عورت کے اختلاط کو پسند نہیں کرتا۔ انتہا یہ کہ نابیناؤں اور مصنوعی اذکار رفتہ لوگوں کا اجنبی عورتوں سے اختلاط بھی شرعاً ناپسندیدہ اور ممنوع ہے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ روایت فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی اور آپ کے پاس ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ (نابینا) تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے ہم دونوں کو ان سے پردہ کرنیکا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو نابینا ہیں نہ ہمیں دیکھتے ہیں نہ جانتے ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھ رہی ہو"۔ (ابوداؤد ص ۲/۲۱۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے گھروں میں ہیجڑوں اور مخنثوں کے داخلے سے بھی منع فرمایا (ابوداؤد ص ۲/۲۱۱)

علاوہ ازیں ذخیرہ حدیث میں بکثرت ایسی روایتیں ہیں جن میں اجنبی مرد و عورت کو ایک دوسرے کو بالقصد اور بلاعذر دیکھنے سے شدت سے منع فرمایا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

لعن الله الناظر والمنظور اليه (مشكوٰة ص ۲۷۰/۲)

اللہ کی لعنت ہے بلاعذر دیکھنے والے اور دیکھے جانے والے پر۔

نیز آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا:

ياعلى لاتتبع النظرة فان لك الاولى وليست لك الاخرة (مشكوٰة ص ۲۶۹/۲)

اے علی! ایک مرتبہ نظر پڑنے کے بعد دوسری مرتبہ نہ دیکھو اسلئے کہ تمہارے لئے اول میں رخصت ہے دوسری میں نہیں

ایک اور حدیث میں پاکباز مردوں کو خوشخبری دی گئی ہے۔

مامن مسلم ينظر الى محاسن امراة اول مرة ثم يغض بصره الااحدث الله عبادة يجد حلاوتها۔ (مشكوٰة ص ۲۷۰/۲)

کوئی آدمی مسلمان اول مرتبہ اچانک کسی عورت کے حسن کو دیکھے اور فوراً آنکھیں نیچی کر لے تو اللہ تعالی اسے ایسی عبادت کی توفیق دیتا ہے جس کی مٹھاس وہ محسوس کرتا ہے۔

(ج) فحاشی کے رجحانات کی حوصلہ افزائی نہ کرتے ہوئے اسلامی شریعت نے عورت کو ایسا لباس پہننے کی تاکید کی ہے جو اس کے پورے جسم کو مستور رکھ سکے جو نہ عریاں ہو اور نہ اتنا چست یا باریک کہ اندرونی اعضاء کی ساخت ظاہر ہو کہ فتنہ انگیزی کا سبب بن جائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے باریک کپڑے پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے شدت سے ناگواری کا اظہار فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ اٹھ کر گھر سے باہر تشریف لے گئے اور بعد میں فرمایا کہ جب عورت بالغ ہو جائے تو سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے کوئی حصہ بدن اس کا ظاہر نہ رہنا چاہیئے۔ (ابوداؤد ص ۲/۲۱۲) (چہرہ اور ہاتھ بھی صرف ضرورت کے لئے کھولے جائیں)

اور حدیث میں ایسی عورتوں کے بارے میں جہنمی ہونے کی پیشین گوئی فرمائی گئی ہے جو عریاں لباس پہن کر خود بھی مردوں پر ریجھتی ہیں اور مردوں کو بھی اپنے اوپر رجھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ جنت --- میں داخل تو کیا ہوتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکیں گی۔ اگر چہ اسکی خوشبو --- دور دراز مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔ (مسلم شریف ص ۲/۲۰۵)

(د) اور اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو شریعت نے مردوں کو چار بیویاں رکھنے کی جو اجازت دی ہے وہ بھی دراصل اسی "انسداد بدکاری قوانین" کی ایک کڑی ہے۔ اسلئے کہ فطرت کے مطابق جذبات کی تسکین کے بعد دیگر موانع اور سزاؤں کی موجودگی میں بدکاری کا خطرہ کم سے کم تر رہ جاتا ہے اور معاشرہ صحیح سمت کی طرف گامزن ہو کر قانونی رخصتوں پر عمل کرنے کا عادی بن جاتا ہے۔

یہ چند اشارات ہیں جن سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ زیر بحث مسئلہ میں اسلام کا انداز فکر اور لائحہ عمل کیا ہے اور وہ اپنے اندر کتنی گیرائی، گہرائی اور تاثیر رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان واقعات میں سے کسی ایک دفعہ میں بھی ڈھیل معاشرہ کے لئے سم قاتل بن جاتی ہے۔ اور آج اس پہلو سے جو بگاڑ آرہا ہے دیکھا جائے تو یہی ڈھیل اس بگاڑ کا سبب ہے۔ ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ دنیا کے مروجہ قوانین عورت کو اسکے اصل مرتبہ تک پہنچاتے ہیں۔ یا اسلام کے آفاقی اصول و ضوابط اسکی عصمت و عفت کے حقیقی محافظ ہیں؟ ذرا سوچئے! بے پردگی پر روک لگائے بغیر کیا انسداد فحش کاری کا کوئی قانون موثر ہوسکتا ہے؟ اور کیا مخلوط زندگی کے خاتمہ کے بغیر فحاشی کے سیلاب کو روکنا ممکن ہے؟ یاد رکھیے! اسلام کے قوانین نے صنف نازک کو وہ مقام دیتے ہیں جو اسکی فطری صلاحیتوں کے شایان شان ہیں جب کہ نئی تہذیب کے دلدادہ عورت کے نام نہاد خیر خواہ عورت کو اصل مقام سے گرا کر بکاؤ مال کے درجہ میں رکھ دیتے ہیں۔ جنھوں نے عورت کو شہرت اور پبلسٹی کا ذریعہ بنا لیا ہے جو اپنے گھٹیا سے گھٹیا مال کو عورت کی عریاں تصویروں کی بدولت ہاتھوں ہاتھ فروخت کرتے ہیں اور یہ عورت کی ناعاقبت اندیشی ہے کہ وہ اسلام کے محفوظ قوانین سے نکل کر۔ ظالم اور استحصال کرنے والے ہاتھوں کا کھلونا بن کر زمانہ کی رو میں بہتی چلی جارہی ہے۔ اسلام کے نام لیواؤں کے لئے یہ وقت امتحان ہے۔ یا تو وہ اپنی اسلامیت کے اظہار کے لئے اسلامی قوانین پر مضبوطی سے عمل کریں یا پھر اپنی ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں کو بے پردہ کر کے، ناجائز لباس پہنا کر اور غیر شرعی زینت میں مبتلا کر کے انکی عفت و عصمت درندہ صفت استحصال کرنے والوں کے حوالے کر دیں۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ اسلام کی اتباع میں عافیت ہی عافیت ہے اور غیروں کی پیروی کرنے کی وجہ سے دنیا میں بھی خون کے آنسو رونا پڑے گا اور آخرت میں جو انجام ہو گا وہ الگ رہا۔۔۔۔ اللھم احفظنا۔ (بہ شکریہ ماہنامہ ندائے شاہی مراد آباد، انڈیا۔ اگست ۱۹۹۲ء)

رائے ونڈ تبلیغی اجتماع میں احرار کا سٹال

O قارئین مطلع رہیں کہ عالمی تبلیغی اجتماع ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ نومبر ۱۹۹۳ء کو حسب معمول رائے ونڈ میں منعقد ہورہا ہے۔

O اس موقع پر اجتماع گاہ کے اُردو بازار میں "بخاری اکیڈمی" کے نام سے مجلس احرار اسلام کا سٹال پرچم احرار کے ساتھ قائم کیا جا رہا ہے۔ اجتماع میں شریک ہونے والے احرار کارکن اور دیگر احباب جماعت کا لٹریچر اور دینی کتب خریدنے کیلئے ضرور تشریف لائیں۔ (ادارہ)